سوال

(732) کسی کی اپیل پر فرائض کے بعد اجتماعی دعا کرانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صورتِ احوال یہ ہے کہ ''الاعتصام'' کا باقاعدہ قاری ہوں۔ آج مجھے سوال درپیش ہے کہ اجتماعی دعا فرائض کے بعد ثابت نہیں ہے، لیکن اپیل پر کسی بیمار وغیرہ کے لیے دعا میں کوئی حرج نہیں۔ میں اس مندرجہ بالا موقف کا قائل ہوں۔ میں فرائض کے بعد انفرادی دعا کیا کرتا تھا۔ باقی اگر اجتماعی دعا کریں تو میں نہیں کرتا۔ میں اکیلے ہی کرتا ہوں۔ گزشتہ دنوں میرے دوست نے انگلینڈ سے ایک کتاب ''فتاویٰ از شیخ عبدالعزیز بن عبدا بن باز مترجم'' ارسال کی اس کتاب میں تقریباً ۲۷۰ فتوے ہیں۔ اس کتاب میں ہے کہ کسی نے سوال پوچھا کہ کیا فرض نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے؟ (سوال میں اجتماعی یا انفرادی دعا کا ذکر نہیں تھا) تو مفتی سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبدا بن باز رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، اور انھوں نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔

اب آپ سے سوال یہ ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور دوسری طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں۔ کیا یہ حدیث ضعیف ہے اگر حدیث صحیح ہے تو پھر ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

یاد رہے کہ لاہور کے ایک مرکز ''مرکز تحقیق واشاعت'' نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے کہ انفرادی دعا بعد از فرض نماز بدعت ہے۔ بعض دوست کچھ نہ کچھ نئی بات ہی بتاتے ہیں اس لیے سوال نمبر ۲ میں تمام شک وشبہات دور کریں؟ مہربانی ہوگی۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا واقعۃً کوئی ثبوت نہیں اور جو لوگ فرض نماز کے بعد انفرادی دعا کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال ترمذی میں وارد حضرت ابو امامہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت سے ہے جس میں اجابت دعا کے اوقات میں ''دُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَکتُوبَات'' شمار کیا گیا ہے اور اسی طرح عمومی روایات جن میں دعا کی ترغیب وارد ہے، سے بھی ان کا احتجاج ہے۔ اوّلاً: روایت میں کچھ کلام ہے۔ ثانیاً: لفظ دبر کا مفہوم امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق نماز کا آخری حصہ قبل از سلام ہے جس طرح کہ اس موقعہ پر ''ادعیہ'' (دعائیں) کی تحریض (شوق دلانا) بھی وارد ہے۔

اگرچہ بعد از سلام کا بھی احتمال موجود ہے۔ عربی زبان میں یہ استعمال بھی شائع ہے۔ بہر صورت من وجہ گنجائش کا پہلو موجود ہے جس کو شارح محدث مبارکپوری رحمہ اللہ اور شیخ یمانی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ ''سُنِّیَّۃُ رَفعِ الیَدَینِ فِی الدُّعَاءِ بَعدَ الصَّلَوَاتِ المَکتُوبَاتِ لِمَن شَاءَ'' میں اختیار کیا ہے۔

رسالہ ہذا ''المنتقی'' کے حاشیہ پر اور ''معجم طبرانی'' کے آخر میں طبع شدہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :633

محدث فتویٰ